ریل نامہ

در عشق معشوق

[illegible]

میرے دل پر یہ غم کی ریل دلبر نے چلائی ہے
نہیں کچھ خوف ظالم کو میرے مولے دوہائی ہے
میری آہوں کی آتش سے بدن کا منہ روشن ہے
جگر کا خون بہتا ہے لبوں پہ جان آئی ہے

قیمت فی جلد .... ۳ پائی

بجائے آب کے بنبہ میں یہہ خون جگر میرا
ہوا ہے جوش زن ایسا فلک کو گرمی آئی ہے

کہڑی ہے دل کے اسٹیشن پہ ریل غم و فرقت
میرے اس درد کے بابو نے اب گہنٹی بجائی ہے

جگر میرے کے ٹکڑے بنائے ٹکٹ دلبر نے
کئے تقسیم ظالم نے بہہ قسمت آزمائی ہے

ہزاروں ہی منوں کا بوجہ بہہ دلبر لگایا ہے
خدا جانے کیا دلبر کے یہہ جی میں سمائی ہے

میرے تن کے جو خانہ میں بناکر گاڑیاں ظالم
ہر اک فکر و الم کی یہہ سواری اب چڑہائی ہے

چلا انجن کو ظالم نے کیا سامان جانے کا ✣
میرے اس پیٹ کی ہپڑی کی اب تقصیر آئی ہے
تیرے ناز و ادا کا ہائے یہہ ادنےٰ نمونہ ہے
خدا نے ڈبّت کا فرکیا یہہ بیوفائی ہے
تیرے ناز و ادا ٹھہرے میری جان کا خدا حافظ
تیرے اس چوچلاپن سے مجھے مشکل آئی ہے
روانہ ریل ہوتی ہے سواری نامِ دلبر کی
میرے [illegible]ون کے نعرہ نے سنو سیٹی بجائی ہے
چلیگی عشق کی منزل کو یہہ ریل غم و فرقت
روانہ یہہ رہے ہر دم کہ جب تک آشنائی ہے

پکارے عشق کا بابو کہ آئی عشق کی منزل
اُترنے والے اُترو گے کبھی آواز آئی ہے
اُتری جب میرے دل سے غم و فرقت کی سواری
کہے دل میرا بیدل ہو دہائی ہے دہائی ہے
کہے جان میری ہمدم میرے دل سے بصد حسرت
کہ کس ظالم نے ریل غم کی تجھے دلبر چلائی ہے
پکارے دل یہہ بیدل ہو کہوں کیا ماجرا اپنا
میرے دلبر کے نازوں نے نئی حجت بنائی ہے
یہہ آتش اسکی فرقت کی میرے تن کے ہے بیچ مین
جگر کا خون پانی بنکے ریل غم چلائی ہے

+ بھڑکتی آگ پانی مین جلے ہین بنبہ تن میرا
نیری آہونکی سیٹی نے سنو محشر اٹھائی ہے
میری آہونکے نعرہ سے فلک چکر مین آتا ہے
جہان مین شور محشر ہے زمین لرزے مین آئی ہے
بدن کے بنبے سے نکلے دہوان جو آہِ سوزانکا
زمین سے تا فلک اک بنگیا طبقہ سیاہی ہے
غم و فرقت سے [illegible] ہے یہہ بنفیکری بصد حسرت
کر کسی [illegible] کے اوپر کری تمنے چڑہائی ہے
دلِ بیدل پکارے ہے بصد حسرت بصد غوغا
کر اس معشوق کا یارو یہہ ثمرہ آشنائی ہے

الٰہی میرے دلبر کو محبت ڈالدے دل مین
کہ جسنے ریل غم کی میرے دلپر اب چلائی ہے
تجھے کچھ رحم آتا ہے میرے دلبر! میرے دلبر
تیرے ہجران کی آتش نے یہہ جان ہی جلائی ہے
یہہ کبتک ریل غم کی میرے دلپر دوڑتی رہیگی
تیرے دیدار کے تشنہ کو اب مشکل رہائی ہے
تیرے زلفِ دوتا کو اب گلے مین اپنی لٹکاؤن
اسی پھندے مین مرجاؤن یہی جی مین سمائی ہے
نئی حجت تیری ہر روز مجھکو مار ڈالے گی
خبر لے جلد او ظالم دمِ مشکل کشائی ہے

صنم اتنے جفا مت کر تیرے تیغ دو ابرو نے
مجھے گھایل کیا ظالم یہہ غمزہ آشنائی ہے

تیرے یہہ پارہ رخساروں کا بوسہ ایک کافی ہے
زکوٰۃ حسن گر سمجھے و یا جاجت روائی ہے

تیرے سیب زنخدان کی کروں تعریف کیا دلبر
وہی بابل کے کنوئین کی مثل اب یاد آئی ہے

تیرے سیب ذقن دونو دو گاڑا ہین جو عاشق کو
کیا صفی علی یہہ پیٹ تیرے کی صفائی ہے

دکھا دیدار ای جانان نہین ہی تاب ہجران کی
تیرے ہی عشق مین مینے بڑی سختی اٹھائی ہے

نگاہ کر رحم کی دلبر نہیں طاقت رہائی کی
تیری اس دام الفت میں لبو نپہ جان آئی ہے
خبر لے آ.ن کر دلبر کہ اکبر ہے تیرا عاشق
مرا جاتا ہوں ہجران میں مسیحا کی دوہائی ہے

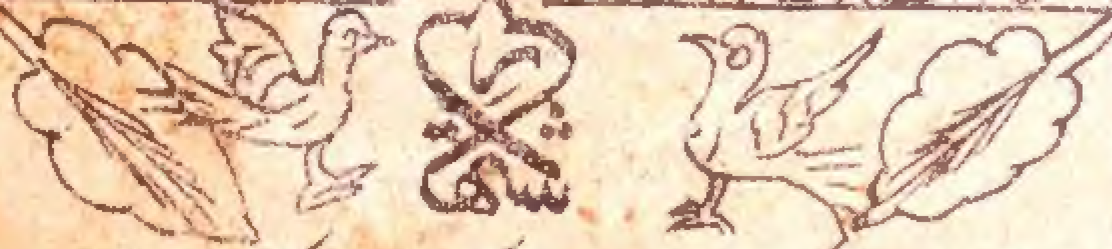

راقم مصنف کی اجازت کے سوا اکبری صاحب
اس کتاب کے چھاپنے کا مجاز نہیں ہے
فقط
محمد اکبر علی سوداگر شیخ قانونگوئے ساکن شکارپور سندھ